جس کی آمدنی حلال وحرام دونوں طرح کی ہو اس کی دعوت میں جانا

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2183

تاریخ اجراء: 26ربیع الثانی1445ھ/11نومبر2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک شخص حرام ذریعہ سے بھی کماتا ہو، اور حلال سے بھی، اس صورت میں اس کے گھر دعوت کھانے کا کیا حکم ہے ؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس کا ذریعہ آمدنی حرام و حلال دونوں پر مشتمل ہو، تو ایسے شخص کے یہاں کھانے پینے سے بچنا بہتر ہے بالخصوص اس وقت جبکہ اس کا غالب مال حرام ہی ہو، لیکن اس کے یہاں کا کھانا یا پینا مطلقاً حرام نہیں بلکہ اس وقت حرام ہو گا جبکہ خاص اس چیز کے متعلق جو سامنے پیش کی گئی، علم ہو کہ یہ شے بعینہ وجہ حرام سے ہے، مثلاً بعینہ خاص یہی کھانے کی چیز جوئے میں یا رشوت وغیرہ میں ملی ہے۔ یا ہمیں یہ معلوم ہو کہ حرام سے خریدی گئی چیز پر عقد و نقد جمع ہوا ہو، یعنی حرام چیز کو دکھا کر کہا گیا کہ اس کے بدلے فلاں کھانے کی چیز دے دو اور پھر وہی حرام جو دکھائی تھی وہ بیچنے والے کو دی اور اس کے بدلے کھانے کی چیز لی۔ یا پھر حرام پہلے دے کر کہا کہ اس کے بدلے فلاں کھانے کی چیز دو تو اس صورت میں اس چیز کا کھانا جائز نہیں۔ اگر ہمیں اس طرح کی تفصیل معلوم نہ ہو تو پھر کھانا حرام نہیں ہو گا۔

فتاوی رضویہ میں ہے "سود خور کے یہاں کھانا نہ چاہئے مگر حرام وناجائز نہیں، جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ یہ چیز جو ہمارے سامنے کھانے کو آئی بعینہ سود ہے مثلاً ان گیہوں کی روٹی جو اس نے سود میں لئے تھے یا سود کے روپے سے اس طرح خریدی گئی ہے کہ اس پر عقد و نقد جمع ہوگئے یعنی سود کا روپیہ دکھا کر اس کے عوض خریدی اور وہی روپیہ اسے دے دیا، جب تک یہ صورتیں تحقیق نہ ہوں وہ کھانا حرام ہے نہ ممنوع۔" (فتاوی رضویہ، ج17، ص360،359، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مزید ایک مقام پر فرماتے ہیں: ”اور حرام مال مثل زرغصب ورشوت وسرقہ واجرت معاصی وغیرہ سے جو چیز خریدی جائے اس کی چند صورتیں ہیں:

ایک مثلاً غلا فروش کے سامنے روپیہ ڈال دیا کہ اس کے گیہوں دے دے، اس نے دے دئے یا بزاز کو روپیہ پہلے دے دیا کہ اس کا کپڑا دے دے، یہ گیہوں اور کپڑا حرام ہے۔ دوسرے یہ کہ روپیہ پہلے تو نہ دیا مگر عقد و نقد دونوں اس روپیہ پر جمع کئے، یعنی خاص اس حرام روپیہ کی تعیین سے اس کے عوض خریدا، اور یہی روپیہ قیمت میں ادا کیا، مثلا غلا فروش کو یہ حرام روپیہ دکھا کر کہا اس روپیہ کے گیہوں دے دے، اس نے دے دئے اس نے یہی روپیہ اسے دے دیا، اس صورت میں یہ گیہوں حرام ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج19، ص646،647، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں بحوالہ ردالمحتار موجود ہے: ”وان کان مالا مختلطا مجتمعا من الحرام ولا یعلم شیئا منه بعینه حل له حکما، والاحسن دیانة التنزہ عنه“ اور اگر مال حرام حلال سے مخلوط ہے اور اس میں بعینہ کونسا مال حرام ہے، وہ نہ جانتا ہو، تو وہ حکماً اس کے لئے حلال ہے مگر دیانت کے اعتبار سے اس سے بچنا ہی زیادہ بہتر ہے۔“

(فتاوی رضویہ، ج07، ص379،380، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net